



## نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے لیے بد کئے گئے مکان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسی کا جس کے لئے وہ بد کیا گیا

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے لیے بد کیا گئے مکان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اسی کا جس کے لیے وہ بد کیا گیا ہے ایک روایت میں ہے کہ جس کو کوئی مکان عمر بھر کے لیے دیا گیا وہ اس کا ہے اور اس کی اولاد کا ہے شک وہ اسی کا جس کے لیے وہ بد کیا گیا ہے اس شخص کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا جس نے وہ دیا ہے کیونکہ یہ ایسا عطیہ ہے جس میں موبوب لہ کا ورثہ جاری ہے جو چکا ہے جابر رضی اللہ عنہما کے تہ میں ہے کہ عمر بھر کے لیے دیا گیا مکان جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے کہ بد کرنے والا انسان کسی سے کہے کہ یہ چیز آپ کی اور آپ کی اگلی نسل کی ہوگئی ہے اور اگر یہ شخص یہ کہتا ہے کہ یہ صرف آپ کی زندگی تک کے لیے ہے آپ کی ہوگئی تو وہ چیز مالک کے پاس لوٹ جائے گی مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ (نبی ﷺ نے فرمایا) اپنے مال اپنے قبضہ میں رکھو اسے ضائع نہ کرو، جس نے عمر بھر کے لیے مکان دیا وہ زندگی میں اسی کا جس نے وہ دیا گیا اور مرنے کے بعد اس کی اولاد کا

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے - متفق علیہ]

”عمری“ اور اسی کی طرح ”زُقبی“ کے دو قسمیں ہیں، زمانہ جاہلیت میں لوگ اس طرح کا بد کیا کرتے تھے، ایک شخص دوسرے کو گھر وغیرہ ان الفاظ میں دیتا جیسے ”میں نے وہ گھر تجھے عمر بھر کے لیے بد کیا“ یا ”میں نے تمہاری عمر بھر یا اپنی عمر بھر میں وہ گھر آپ کو دے دیا“ لوگ موبوب لہ (جس کو بد کیا گیا ہے) کے مرنے کا انتظار کرتے، تاکہ وہ اپنا بد واپس کر دے شریعت نے بد کو برقرار رکھا اور اس کی مروجہ شرط یعنی لوٹانے کو باطل قرار دیا اس لیے کہ بد کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قہ کر کے واپس نگلتا ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ نے عمر بھر کے لیے بد کا فیصلہ موبوب لہ اور اس کے بعد اس کے پسماندگان کے لیے کیا آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے اموال کی حفاظت کرنے کی تنبیہ فرمائی تاکہ لوگ اپنے گمان میں اس شرط کو لازم قرار نہ دیں اور اس چیز کو واپس لینے کو جائز جانیں چنانچہ فرمایا ”اپنے مال اپنے قبضہ میں رکھو اسے ضائع نہ کرو، جس نے عمر بھر کے لیے مکان دیا وہ زندگی میں اسی کا جس نے وہ دیا گیا ہے اور مرنے کے بعد اس کی اولاد کا ہو جائے گا“

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6080>